بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

سریہ عبداللہ بن رواحہ بطرف اُسَیر بن رِزام اور سریہ عمرو بن اُمیہ ضمری کے تناظر میں سیرت نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 جنوری 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج جن سرایا کا ذکر ہو گا، اِن میں سے ایک سریہ عبداللہ بن رواحہ بطرف اُسَیر بن رِزام ہے۔ یہ سریّہ شوال چھ ہجری میں اُسَیر یا یُسیر بن رِزام کی طرف خیبر میں ہوا۔

اِس کی تفصیل میں بیان ہوا ہے کہ جب ابورافع سلام بن ابی الحقیق کو قتل کیا گیا تو یہودیوں نے اُسَیر بن رِزام کو اپنا امیر مقرر کیا۔ وہ یہود میں کھڑا ہو کر خطاب کرنے لگا کہ مَیں وہ کام کروں گا، جو میرے ساتھیوں میں سے کسی ایک نے بھی نہیں کیا، مَیں قبیلہ غطفان کی طرف جاتا ہوں اور اُن کو اکٹھا کرتا ہوں اور ہم محمد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) کی طرف چل کر اُن کے گھر میں گھس جائیں گے، جب بھی کوئی اپنے دشمن کے گھر میں آکر حملہ کرتا ہے تو وہ اپنے مقصد میں کسی حدّ تک کامیاب ہو ہی جاتا ہے۔ چنانچہ وہ غطفان اور دیگر قبائل کی طرف چلا گیا اور اُن کو رسول اللہؐ کے خلاف جنگ کرنے کے لیے اکٹھا کرنے لگا۔

اِس کی تفصیل میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ نے لکھا ہے کہ جب آنحضرتؐ کو اِن حالات سے اطلاع ہوئی تو آپؐ نے فوراً اپنے ایک انصاری صحابی عبداللہ بن رواحہؓ کو تین دوسرے صحابیوں کی معیّت میں خیبر کی طرف روانہ فرمایا۔ چنانچہ عبداللہ بن رواحہؓ اور اُن کے ساتھی گئے اور خفیہ خفیہ تمام حالات اور کوائف کا پتا لے کر اور یہ تصدیق کر کے کہ یہ خبریں درست ہیں واپس آگئے۔ اِنہی دنوں میں ایک غیر مسلم شخص خارجہ بن حُسَیل اتفاقاً خیبر کی طرف سے مدینہ میں آیا اور اُس نے بھی عبداللہ بن رواحہؓ کی تصدیق کی۔

اِس تصدیق کے بعد آنحضرت ﷺ نے عبد اللہ بن رواحہؓ کی امارت میں تیس صحابہؓ کی ایک پارٹی خیبر کی طرف روانہ فرمائی۔ اِس گفت و شنید سے جو خیبر میں عبد اللہ بن رواحہؓ اور اُسَیر بن رِزام میں ہوئی، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا منشاء یہ تھا کہ اُسیر کو مدینہ میں بلا کر اس کے ساتھ کوئی ایسا سمجھوتہ کیا جائے جس سے اِس فتنہ انگیزی کا سلسلہ رک جائے اور ملک میں امن وامان کی صورت پیدا ہو۔ اِس خواہش میں آپؐ اِس حد تک تیار تھے کہ اگر اُسیر کو خیبر کے علاقے کا امیر تک تسلیم کرنا پڑے تو تسلیم کر لیا جائے۔ اُسیر کو جو سخت جاہ طلب تھا یا یہ بھی ممکن ہے کہ اُس کے دل میں کوئی اور نیّت مخفی ہو یہ تجویز پسند آئی اور کم از کم اس نے یہ ظاہر کیا کہ مجھے یہ تجویز پسند ہے۔ الغرض اُسیر عبد اللہ بن رواحہ کی پارٹی کے ساتھ مدینہ چلنے کے لیے تیار ہو گیا اور عبد اللہ بن رواحہؓ کی طرح خود اُس نے بھی تیس یہودی اپنے ساتھ لے لیے۔ جب یہ دونوں پارٹیاں خیبر سے نکل کر ایک مقام قرقرہ میں پہنچیں، جو خیبر سے چھ میل کے فاصلے پر تھا، تو اُسیر کی نیّت بدل گئی یا اگر اُس کی نیّت پہلے سے خراب تھی تو یوں سمجھنا چاہیے کہ اُس کے اظہار کا وقت آ گیا۔ چنانچہ اِسی جگہ عین راستہ میں مسلمانوں اور یہودیوں میں تلوار چل گئی۔ اور گو دونوں پارٹیاں تعداد میں برابر تھیں اور یہودی لوگ پہلے سے ذہنی طور پر تیار تھے اور مسلمان بالکل بے ارادہ تھے، مگر خدا کا ایسا فضل ہوا کہ بعض مسلمان زخمی تو بیشک ہوئے، مگر اُن میں سے کسی جان کا نقصان نہیں ہوا، لیکن دوسری طرف سارے یہودی اپنی غدّاری کا مزا چکھتے ہوئے خاک میں مل گئے۔

جب صحابہؓ کی یہ پارٹی مدینہ میں واپس پہنچی اور آنحضرتؐ کو حالات سے اطلاع ہوئی تو آپؐ نے مسلمانوں کے صحیح سلامت بچ جانے پر خدا کا شکر کیا اور فرمایا کہ شکر کرو کہ خدا نے تمہیں اِس ظالم پارٹی سے نجات دی۔ اِس واقعہ کے متعلق بعض مسیحی مؤرّخین نے یہ اعتراض کیا ہے کہ گویا عبد اللہ بن رواحہؓ کی پارٹی اُسیر وغیرہ کو خیبر سے اِسی نیّت سے نکال کر لائی تھی کہ رستہ میں موقع پا کر اُنہیں قتل کر دیا جائے مگر جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ تاریخ میں اِس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ مسلمان اِس نیّت سے وہاں گئے تھے بلکہ غور کیا جاوے تو قطعِ نظر دوسرے شواہد کے صرف عبد اللہ بن اُنیسؓ کے یہ الفاظ ہی کہ اَے دشمن خدا! کیا غداری کی نیّت ہے؟ اور پھر آنحضرتؐ کے یہ الفاظ کہ شکر کرو کہ خدا نے تمہیں اِس ظالم پارٹی سے نجات دی اِس بات کے ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں کہ مسلمانوں کی نیّت بالکل صاف اور پُر امن تھی۔

پھر ہے سریہ عمرو بن اُمیہ ضمری یہ ابوسفیان کی طرف گیا تھا۔ ابنِ ہشّام، ابنِ کثیر اور طبری وغیرہ نے اِس سریّہ کو چار ہجری کے ضمن میں واقعہ رَجیع کے بعد بیان کیا ہے، لیکن ابنِ سعد اور زرقانی نے اِس سریّہ کو چھ

ہجری کے سرایا کے ذیل میں بیان کیا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ نے بھی سیرت خاتم النبیینؐ میں اِس سریّہ کو چھ ہجری میں بیان کیا ہے۔

اِس سریّہ کی تفصیل یوں ہے کہ ابوسفیان نے قریش کے چند آدمیوں کو کہا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے، جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اچانک قتل کر دے، جب وہ بازاروں میں چلتے پھرتے ہوں۔ چنانچہ ابوسفیان کے پاس بادیہ نشینوں میں سے ایک آدمی اِن کے گھر آیا اور کہا کہ اگر تُو میری مدد کرے تو مَیں اِن کی طرف جاؤں گا، یہاں تک کہ اچانک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر حملہ کر دُوں۔ اور میرے پاس ایک خنجر ہے، جو گِدھ کے پَر کی طرح ہے، اُس سے مَیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر حملہ کروں گا۔ پھر مَیں کسی قافلے میں مل جاؤں گا اور بھاگ کر اِس قوم سے آگے بڑھ جاؤں گا، کیونکہ راستے کا مَیں بہت ماہر ہوں۔ چنانچہ ابوسفیان نے اِس کو اونٹ اور زادِ راہ دیا۔ وہ رات کو نکلا اور پھر مدینہ پہنچ کر رسول اللہؐ کے بارے میں پوچھنے لگا۔ یہاں تک کہ اُسے آپؐ کے متعلق بتایا گیا، تو اُس نے اپنی سواری کو باندھا، پھر آپؐ کی طرف آیا اور آپؐ بنو عبد الاشہل کی مسجد میں تھے۔

جب نبی کریمؐ نے اِس کو دیکھا تو فرمایا کہ یقیناً اِس آدمی کا دھوکا دینے کا ارادہ ہے اور اللہ تعالیٰ اِس کے اور اِس کے ارادہ کے درمیان حائل ہے۔ چنانچہ وہ آپؐ پر حملہ کرنے کے لیے چلا، تو اُسَید بن حُضَیر نے اِس کو اِس کی چادر کے اندر والے کنارے کی طرف سے پکڑ کر کھینچا، تو اچانک اُس کے ہاتھ سے خنجر گر پڑا اَور وہ پکارنے لگا کہ میرا خون، میرا خون! یعنی میری جان بخشی کر دو۔ حضرت اُسَید نے اُس کو گردن سے پکڑا، پھر چھوڑ دیا، رسول اللہؐ نے اِس سے فرمایا کہ مجھے سچ سچ بتاؤ کہ تم کون ہو؟ اُس نے کہا کہ مَیں اَمان طلب کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں! ٹھیک ہے۔ اِس نے اپنا کام اور جو کچھ ابوسفیان نے اِس کے لیے مقرر کیا، بتایا، تو آپؐ نے اُس کو چھوڑ دیا۔ اور اِس شفقت پر وہ مسلمان ہو گیا۔

ابوسفیان کی اِس خونی سازش نے اِس بات کو آگے سے بھی زیادہ ضروری کر دیا کہ مکّہ والوں کے ارادے اور نیّت سے آگاہی رکھی جائے۔ چنانچہ آپؐ نے اپنے دو صحابہؓ عَمرو بن اُمَیَّہ ضَمْرِی اور سلمہ بن اسلم کو مکّہ کی طرف روانہ فرمایا اور ابوسفیان کی اِس سازشِ قتل اور اِس کی سابقہ خون آشام کارروائیوں کو دیکھتے ہوئے اُنہیں اجازت دی کہ اگر موقع پائیں تو بیشک اسلام کے اِس حربی دشمن کا خاتمہ کر دیں۔ مگر جب اُمیہ اور اِن کا ساتھی مکّہ میں پہنچے تو قریش ہوشیار ہو گئے اور یہ دو صحابی اپنی جان بچا کر مدینہ کی طرف واپس لَوٹ آئے۔ راستہ میں اُنہیں قریش کے دو جاسوس مل گئے، جنہیں رؤسائے قریش نے مسلمانوں کی حرکات و سکنات کا پتا لینے اور آنحضرتؐ کے حالات کا علم حاصل کرنے کے لیے بھیجا تھا اور کوئی تعجّب نہیں کہ یہ تدبیر بھی قریش کی کسی اور

خونی سازش کا پیش خیمہ ہو۔ مگر خدا کا فضل ہوا کہ اُمیہ اور سلمہ کو اِن کی جاسوسی کا پتا چل گیا، جس پر انہوں نے اِن جاسوسوں پر حملہ کر دیا۔ چنانچہ اِس لڑائی میں ایک جاسوس تو مارا گیا اور دوسرے کو قید کر کے وہ اپنے ساتھ مدینہ میں واپس لے آئے۔ حضورِ انور نے ارشاد فرمایا کہ باقی ان شاءاللہ آئندہ!

حضور پر نور نے دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کے حالات کے لیے میں دعا کے لیے کہتا رہتا ہوں۔ اس میں بعض دفعہ بہت زیادہ شدت آجاتی ہے۔ اور انتظامیہ اور حکومت بھی لگتا ہے کہ شدت پسند مولویں کے ہاتھوں میں کھلونا بنی ہوئی ہے۔ پہلے تو یہ خبریں ہی آتی تھیں کہ مسجد کا منارہ گرا دیا یا محراب گرا دیا، ان کو یہ اعتراض تھا، لیکن اب ڈسکہ میں کل انہوں نے سڑک بنانے کے بہانے پہلے نوٹس بھیجا کہ اتنی جگہ ہم لیں گے اور وہاں بلڈوزر پھیر کے جگہ صاف کریں گے۔ اس سے تھوڑا سا حصہ مسجد کے غسل خانے وغیرہ آتے تھے لیکن جب بلڈوزر لے کر آئے تو انہوں نے مولویوں کے کہنے پر ساری مسجد کو مسمار کر دیا اور شہید کر دیا۔ یہ مسجد پرانی بنی ہوئی ہے، پارٹیشن سے پہلے کی بنی ہوئی تھی اور حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے شاید بنوائی تھی۔ بہر حال یہ آج کل اب اس حد تک بڑھ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان کی جلد پکڑ کے سامان پیدا فرمائے۔ اور ان کے مکر ان لوگوں پر الٹائے۔ اس لیے احمدیوں کو خاص طور پر پاکستان کے احمدیوں کو بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اس طرف توجہ دیں۔

اسی طرح فلسطین کے بارے میں بھی جو معاہدہ ہو رہا ہے کوئی کہتے ہیں ہو گیا، کبھی کہا جاتا ہے نہیں ہوا یا معاہدہ کے بعد پھر واقعات ہو رہے ہیں تو اس بات پر بعض لوگ بے جا خوشی کا اظہار کرنے لگ گئے ہیں۔ لیکن ان کو سمجھنا چاہیے کہ دجالی طاقتوں کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ یہ کہتے کچھ ہیں، کرتے کچھ ہیں۔ اس لیے اتنی زیادہ خوش فہمی کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کیلئے دعاؤں کی بھی ضرورت ہے اور مسلمانوں کو عقل سے کام لیکر اپنے حق حاصل کرنے کی طرف کوشش بھی کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ مسلم قوم کو بھی اس کی عقل دے۔ (آمین)

خطبہ کے آخر میں حضورِ انور نے تین مرحومین شیخ مبارک احمد صاحب (ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)، مکرم محمد منیر اِدلبی صاحب آف قطر اور مکرم عبد الباری طارق صاحب (انچارج کمپیوٹر سیکشن وقفِ جدید ربوہ) کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے اِن کی نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔